بسط المائدة

لِلمُصَافَحَةِ

باليد الواحدة

DU STACKS
٢٩٤٠٣٠١٥
٢١٥ ب
٥٠٦١
MAULANA AZAD LIBRARY A.M.U.
CHECKED
Date.....
CHECKED-2002

طبع بمطبع مفيد عام الكائن

في بلدة اكره سنة ١٣٣٠

الهجرية

M.A.LIBRARY, A M.U.
U5061

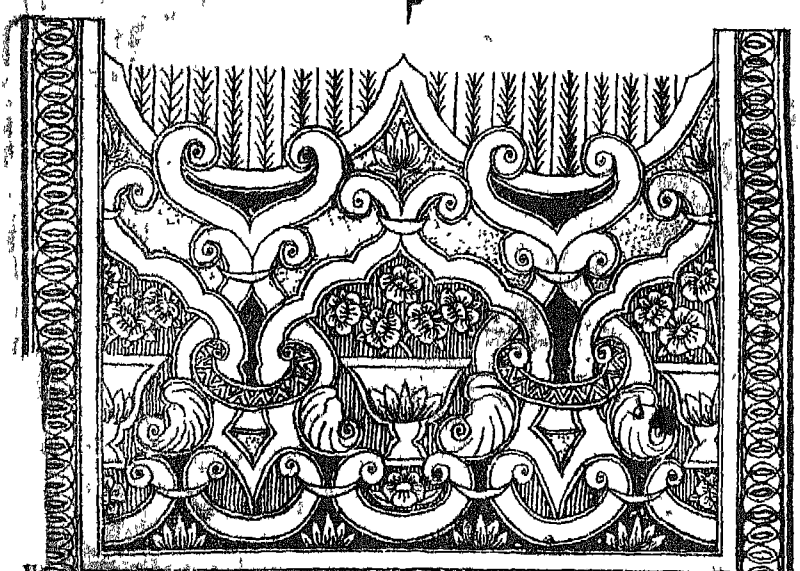

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی جعل المصافحة التی هی من تمام التحیة مذهبا للغل وسببا للمغفرة وهو الذی ینزل بین المصافحین مائة رحمة للبادی تسعون وللمصافح عشرة والصلوة والسلام علی من بشر المصافح بتناثر الذنوب والخطایا کما تتناثر ورق الشجرة وعلی اله واصحابه الذین اذا تلاقوا تصافحوا وتلاقوا بوجوه مبشرة اما بعد

جانی فانی سید احمد سہسوانی خدمت مین اہل حدیث کے عرض رسا ہی کہ فی زماننا بعض اہل علم و فضل کو اس امر پہ اصرار ہے کہ مصافحہ دو ہاتھ سے چاہیے نہ ایک ہاتھ سے اور یہہ اصرار یہانتک پہونچ گیا ہی کہ ایک ہاتھ سے مصافحہ پہ اطلاق گدھا رنگ کا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ فعل نصاریٰ کا ہی اور جو کوئی ایک ہاتھ سے اونکے ساتھہ مصافحہ کرنا چاہتا ہے تو اپنا ہاتھہ سمیٹتے ہین اور اس استنکاف کرتے ہین اور ایک ہاتھہ کا مصافحہ کرنیوالا جب دو ہاتھہ سے مصافحہ اون سے کرتا ہے ہین اب یہہ ٹھیک ہو گیا اسلیے یہہ عجالۂ نافعہ تحقیق مصافحہ مین لکھا جاتا ہے یہہ رسالہ

ایکہ مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ پر مقدمہ مین تحقیق ہے معنی لغوی و معنی شرعی مصافحہ کی
باب اول مین بیان ہے اون احادیث کا جن سے مشروعیت نفس مصافحہ کی بغیر قید ایک
ہاتھہ اور دو ہاتھہ کی ثابت ہوتی ہے **باب دوم** مین بیان ہے اون احادیث کا جن سے
مصافحہ ایک ہاتھہ سے ثابت ہوتا ہے **خاتمہ** مین جواب ہے اون شبہات کا جنکے ساتھہ دو ہاتھہ
سے مصافحہ کرنیوالون نے استناد کیا ہے ؛

مقدمہ

قال الجوهری فی الصحاح صفح الشیء ناحیته وصفحة کل شیء جانبه والمصافحة
الاخذ بالید والتصافح مثله وقال الفیروزابادی فی القاموس الصفح
الجانب والمصافحة الاخذ بالید کالتصافح وقال الفیومی فی المصباح المنیر
والصفح بالفتح من کل شیء جانبه والصفحة بالهاء مثله وصافحته مصافحة
افضیت بیدی الی یده وقال ابن الاثیر فی النهایة ومنه حدیث المصافحة
عند اللقاء وهی مفاعلة من الصاق صفح الکف بالکف واقبال الوجهه علی الوجهه
وقال الشیخ محمد طاهر فی مجمع البحار ومنه حدیث المصافحة عند اللقاء وهی
مفاعلة من الصاق صفح الکف بالکف واقبال الوجهه علی الوجهه وقال الحافظ
ابن حجر العسقلانی هی مفاعلة من الصفحة والمراد بها الافضاء بصفحة الید
الی الید وقال القسطلانی وهی الافضاء بصفحة الید الی الید وقال فی المرقات
المصافحة هی الافضاء بصفحة الید الی صفحة الید وقال الزرقانی مفاعلة
من الصفح والمراد بها هنا الافضاء بصفحة الید الی صفحة الید قاله الحافظ
وقال الجوهری المصافحة الاخذ بالید وفی المشارق المصافحة بالایدی
عند السلام واللقاء وهی ضرب بعضها ببعض شرح میں ہے مصافحہ تصافح دست

یکدگر را گرفتن منتخب مین ہے مصافح دست یکدگر را گرفتن مصافحہ دست بہم یکدگر گرفتن منتہی الادب
مین ہے مصافحہ دست بکدگر را گرفتن تصافح ہمہ گرد دست گرفتن شیخ عبد الحق دہلوی شرح
مشکوٰۃ فارسی مین لکھتے ہین المصافحۃ والتصافح دست یکدگر را گرفتن انتہی یہان سے دو
امر معلوم ہوئے اول یہ کہ جو معنی مصافحہ کے لغۃً ہین شرع نے اوس سے دوسرے معنی کیطرف نقل
نہین کیا ہے دوم یہ کہ مصافحہ عبارت ہی صفح کف کو صفح کف سے ملانے اور چہرہ کو چہرہ کے
سامنے کرنے سے اور مراد صفح کف سے بطن کف یعنی روے کف ہے نہ ظہر کف یعنی پشتِ کف
اور دلیل اوسپر عبارت تاج العروس کی ہے وہ یہ ہے المصافحۃ الاخذ باالید کالتصافح
والرجل یصافح الرجل اذا وضع صفح کفہ فی صفح کفہ وصفحا کفیھما وجھھا ومنہ
حدیث المصافحۃ عند اللقاء وھی مفاعلۃ من الصاق صفح الکف بالکف واقبال
الوجہ علی الوجہ کذا فی اللسان والاساس والتھذیب فلا یلتفت الی من
زعم ان المصافحۃ غیر عربی انتہت اب دو ہاتھہ سے جو مصافحہ کیا جائیگا تو اوسمین
دو احتمال ہین ایک یہ کہ داہنے ہاتھہ کے بطن کف کو داہنے ہاتھہ کے بطن کف سے ملایا جاوے
اور بائین ہاتھہ کے بطن کف کو بائین ہاتھہ کے بطن کف سے ملایا جاوے دوسرے یہ کہ داہنے
ہاتھہ کے بطن کف کو داہنے ہاتھہ کے بطن کف سے ملایا جاوے اور ہر واحد مصافحین سے
اپنے بطن کف یسری کو ظہر کف یمنی صاحب اپنے سے ملاوے پہلی صورت تو خود اونکی دلیل
کی مخالف ہی یعنی حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وکفی بین کفیہ التشہد اور دوسری صورت کی جزء اخیر کو معنی مصافحہ مین
کچھہ دخل نہین ہے کیونکہ معتبر مصافحہ مین الصاق بطن الکف ببطن الکف ہے اور
جزء اخیر مین یہ نہین ہے

باب اول اسمین بیان ہے اون احادیث کا جن سے مشروعیت مصافحہ کی بغیر قید ایک ہاتھ اور دو ہاتھ کی ثابت ہوتی ہے

حدیث اول عن قتادۃ قلت لانس اکانت المصافحۃ فی اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال نعم رواہ البخاری والترمذی وقال حدیث حسن صحیح چونکہ یہہ حدیث صحیح بخاری مین ہے اسلئے اسکی رجال کی توثیق کی کچھہ ضرورت نہین ہے اور اس حدیث سے اگرچہ مصافحہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثابت ہوتا ہے نہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لیکن چونکہ ظاہر یہہ ہے کہ یہہ مصافحہ زمانہ حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر مطلع تھے اسلئے تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پائی گئی پس یہہ حدیث حکماً مرفوع ہوگئی اسیواسطے بخاری اس حدیث کو باب المصافحہ مین سند کے ساتھہ لائے ہین ورنہ یہہ اونکی شرط کے خلاف ہے اسلئے کہ اونکو التزام ہے کہ احادیث صحیحہ مرفوعہ کو ہی سند کے ساتھہ بیان کرتے ہین نہ آثار کو اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین اس حدیث کو احادیث مرفوعہ مین شمار کیا ہے **حدیث دوم** بخاری وسلم مین ہے قال کعب حتی دخلت المسجد فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جالس حولہ الناس فقام الی طلحۃ بن عبید اللہ یہرول حتی صافحنی وہنانی واللہ ما قام الی رجل من المہاجرین غیرہ ولا انساہا لطلحۃ انتہی اس حدیث مین اگرچہ مصافحہ فعل طلحہ ابن عبید اللہ کا ہے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مگر چونکہ حضرت کی مجلس مین یہہ فعل واقع ہوا اور ظاہر اطلاع ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسپر پس تقریر ثابت ہوئی اسلئے یہہ حدیث حکماً مرفوع ہوئی **حدیث سوم** عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما من مؤمنین

يلتقيان فيتصافحان الا غفر لهما قبل ان يتفرقا اخرجه ابن ماجة وابو داؤد وسكت عليه والترمذي وقال هذا حديث حسن غريب من حديث ابي اسحق عن البراء ويروى هذا الحديث من غير وجه عن البراء انتهى قال الحافظ في الفتح اخرجه احمد وابو داؤد والترمذي عن البراء وقال المنذري في الترغيب والترهيب رواه ابو داؤد والترمذي الخ يعنى كہتا ہون کہ عجب ہے حافظ ابن حجر و منذری سے کہ باوجودیکہ یہہ حدیث سنن ابن ماجہ مین بہی موجود ہے لیکن ان دونون نے اس حدیث کی تخریج کی نسبت اوسکی طرف نہین کی اسکی سند مین اجلح ہے اوسکی نسبت منذری ترغیب ترہیب مین لکہتے ہین یحیی بن عبد الله ابو حیة الکندی الاجلح مفتر وقال النسائی ضعیف له رای سوء وقال ابو حاتم الرازی لیس بقوی مضطرب الحدیث یکتب حدیثه ولا یحتج به وقال ابن عدی یعد فی شیعة الکوفة وهو مستقیم الحدیث صدوق ووثقه ابن معین و احمد العجلی وغیرهما انتهی وقال الذهبی فی المیزان یحیی بن عبد الله ابو حیة الکندی الاجلح الکوفی الشیعی عن الشعبی وجماعة وعنه شعبة وعلی بن مسهر وطائفة وقد مر بلقبه قال ابن عدی هو عندی صدوق الا انه یعد فی الشیعة وهو مستقیم الحدیث وقال ابن معین لا باس به وقال الجوزجانی الاجلح مفتر وقال ابو حاتم لا یحتج به لیس بقوی وقال الذهبی فی لقبه اجلح ابن عبد الله ابو حیة الکندی الکوفی یقال اسمه یحیی روی عن الشعبی وطبقته وعنه الثوری والقطان وابو اسامة وخلق وثقه ابن معین واحمد بن عبد الله العجلی وقال احمد ما اقربه من فطر وقال ابو حاتم لیس بالقوی وقال النسائی ضعیف له رای سوء وقال القطان فی نفسی منه شیئ وقال ابن عدی شیعی صدوق وقال الجوزجانی الاجلح مفتر وروی اسحق بن موسی الکندی

عن شریک عن اجلح قال سمعنا انه ما سب ابا بکر و عمر احد الا افتقر او مات قتلا
قیل مات سنة خمس واربعین ومائة ومن افراده عن ابی اسحق عن البراء مرفوعا
قال ما من مسلمین یتصافحان الا غفر لهما قبل ان یتفرقا وقال الذهبی فی الکاشف
اجلح بن عبد الله ابو حجیة الکندی عن الشعبی وعکرمة وعبدة وعنه القطان
وابن مسهر وخلق وثقه ابن معین وغیره وضعفه النسائی وهو شیعی وقدری
شریک عنه انه قال ما سب ابا بکر و عمر احد الا افتقر او قتل توفی ۱۴۵ وقال الحافظ
فی التقریب اجلح بن عبد الله بن حجیة بالمهملة والجیم مصغرا یکنی ابا حجیة الکندی
یقال اسمه یحیی صدوق شیعی من السابعة مات سنة خمس واربعین انتهی
اور ترمذی نے جو یہ کہا تو روی هذا الحدیث من غیر وجه عن البراء تو وہ وجہ یہ ہے
حدثنا عمرو بن عون اخبرنا هشیم عن ابن ابی بلج عن زید ابی الحکم العنبری
عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اذا التقی
مسلمان فتصافحا وحمد الله واستغفراه غفر لهما اخرجه ابو داؤد منذری ترغیب
ترہیب میں لکھتے ہیں قال الحافظ فی هذه الروایة ابو بلج بفتح الباء وسکون اللام
بعدها جیم واسمه یحیی بن سلیم ویقال یحیی بن ابی الاسود انتهی اور بھی لکھتے ہیں
یحیی بن سلیم او ابن ابی سلیم ابو بلج ضعفه احمد وقال روی حدیثا منکرا وقال
الجوزجانی غیر ثقة وقال البخاری فیه نظر وقال ابن حبان کان یخطی وقال
ابو حاتم الرازی صالح الحدیث لا باس به ووثقه ابن معین والنسائی
والدارقطنی وغیرهم انتهی قال الذهبی فی المیزان یحیی بن سلیم او ابن ابی سلیم ابو بلج
الفزاری الواسطی عن عمرو بن میمون الاودی ومحمد بن حاتم الجحی وعنه شعبة
وهشیم وثقه ابن معین وغیره ومحمد بن سعد والنسائی والدارقطنی وقال ابو
حاتم صالح الحدیث لا باس به وقال یزید بن هارون رایته کان یذکر الله

کثیراً وقال البخاری فیہ نظر وقال احمد روی حدیثاً منکراً وقال ابن حبان
کان یخطی وقال الجوزجانی غیر ثقۃ انتہی وقال فی الکاشف ابو بلج الفزاری
یحیی بن سلیم او ابن ابی سلیم عن ابنہ وعمرو بن میمون الاودی وعنہ شعبۃ
وھشیم وثقہ ابن معین والدارقطنی وقال ابو حاتم لا باس بہ وقال فیہ
نظر انتہی وقال الحافظ فی التقریب ابو بلج بفتح اولہ وسکون اللام بعدھا جیم
الفزاری الکوفی ثم الواسطی کبیر اسمہ یحیی ابن سلیم او ابن ابی سلیم او ابن ابی
الاسود صدوق ربما اخطا انتہی کہتا ہوں میں کہ نسخہ سنن ابی داؤد مطبوعہ
مطبع قادری ۱۲۷۲ ہجری میں طبع ہوا ہے ابو بلج نہیں ہے ابن ابی بلج ہے شاید
یہ تصحیف ہوا ور صحیح ابو بلج ہو جیسا کہ منذری نے کہا واللہ اعلم بالصواب اور حدیث براء
کو طبرانی نے ابو داؤد اعمی سے روایت کیا ہے قال لقینی البراء بن عازب فاخذ بیدی
وصافحنی وضحک فی وجھی ثم قال اتدری لم اخذت بیدک قلت لا الا انی
ظننت انک لم تفعلہ الا لخیر فقال ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لقینی ففعل
بی ذلک ثم قال تدری لم فعلت بک ذلک قلت لا قال النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ان المسلمین اذا التقیا وتصافحا وضحک کل واحد منھما فی وجہ صاحبہ
لا یفعلان ذلک الا للہ لم یتفرقا حتی یغفر لھما کذا فی الترغیب والترھیب للمنذری
اسکی سند میں ابو داؤد اعمی واقع ہے اور وہ متروک ہے مقدمہ مسلم میں ہمام سے روایت ہے
قال قدم علینا ابو داؤد الاعمی فجعل یقول حدثنا البراء وحدثنا زید بن ارقم
فذکرنا ذلک لقتادہ فقال کذب ما سمع منھم انما کان ھذا شیئا یتکفف
الناس زمن طاعون الجارف انتہی قال فی المیزان نفیع ابن الحارث ابو داؤد
النخعی الکوفی القاص الھمدانی الاعمی عن انس بن مالک وابن عباس وعمران بن حصین
وزید بن ارقم وعنہ سفیان وشریک وھمام وطائفۃ قال العقیلی کان یغلو

فی الرفض وقال البخاری یتکلمون فیه وقال یحیی بن معین لیس بشئ وقال النسائی
متروک ویقال لابی داؤد هذا السبعی لانهم موالیه وقد دلسه بعض الرواة
فقال نافع بن ابی رافع کذبه قتادة وقال الدارقطنی وغیره متروک الحدیث
وقال ابو زرعة لم یکن بشئ وقال ابن حبان لا یجوز الروایة عنه انتهی
وقال فی الکاشف نفیع ابن الحارث ابو داؤد والاعمی الکوفی الهمدانی عن عمر ان
بن حصین وابی هریرة وعنه الثوری وشریک ترکوه وکان یرفض وقال الحافظ
فی التقریب نفیع بن الحارث ابو داؤد الاعمی مشهور بکنیته کوفی ویقال له
نافع متروک وقد کذبه ابن معین وقال فی الخلاصة نفیع بن الحارث
الهمدانی ابو داؤد الکوفی الاعمی القاص عن عمران بن حصین وابن عباس
وعنه الاعمش وشریک قال ابن معین یضع انتهی اور حدیث براء کی تخریج ابوبکر
رویانی نے بھی کی ہے قال الحافظ فی الفتح واخرجه ابوبکر الرویانی فی مسنده
من وجه اخر عن البراء لقیت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فصافحنی
فقلت یا رسول الله کنت احسب ان هذا من زی العجم فقال نحن احق بالمصافحة
فذکر نحو سیاق الخبر الاول انتهی اور ایک طریق اس حدیث کا اور ہے جسکا ذکر
انشاء الله تعالے باب دوم میں آویگا بالجملہ یہ حدیث بوجہ تعدد طرق کے حسن لغیرہ ہوگئی
اسیواسطے ترمذی نے اسکی تحسین کی ہے **حدیث چہارم** عن انس بن مالک قال لما
جاء اهل الیمن قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قد جاءکم اهل الیمن
وهم اول من جاء بالمصافحة رواه ابو داؤد وسکت علیه اس حدیث کی توثیق
رواۃ کے لئے یہ امر کافی ہے کہ اسکے سب رجال رجال صحیحین ہیں سوائے حماد بن سلمہ بن دینار
کے کہ وہ صرف رجال صحیح مسلم سے ہے اور ثقہ وعابد ہے قال الحافظ فی الفتح واخرج
المصنف فی الادب المفرد وابو داؤد بسند صحیح من طریق حمید عن انس رفعه قد

اقبل اهل اليمن وهم اول من جاء نا بالمصافحة وفي جامع بن وهب من هذا الوجه وكانوا اول من اظهر المصافحة انتهى قال القسطلاني في ارشاد الساري وفي الادب المفرد بسند صحيح عن انس رفعه قد اقبل اهل اليمن وهم اول من جاء بالمصافحة انتهى يہاں سے معلوم ہوا کہ سند اس حدیث کی صحیح ہے پنجم حدیث ابو ذر ہے سنن ابی داؤد میں مرقوم ہے حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا حماد اخبرنا ابو الحسين يعني خالد بن ذكوان عن ايوب بن بشير بن كعب الاودي عن رجل من عنزة انه قال لابي ذر حيث سير من الشام اني اريد ان اسئلك عن حديث من حديث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال اذا اخبرك به لا ان يكون سرا قلت انه ليس بسر هل كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يصافحكم اذا لقيتموه قال ما لقيته قط الا صافحني وبعث الي ذات يوم ولم اكن في اهلي فلما جئت اخبرت انه ارسل الي فاتيته وهو على سريرة فالتزمني فكانت تلك اجود اجود انتهى اسکی سند میں رجل مبہم کا نام عبد اللہ ہے وہ مجہول ہے قالہ الحافظ المنذری وقال الحافظ بن حجر في الفتح اخرجه احمد وابو داؤد ورجاله ثقات الا هذا الرجل المبهم انتهى ششم حدیث ابو امامہ ہے جامع ترمذی میں مرقوم ہے حدثنا سويد بن نصر حدثنا عبد الله حدثنا يحيى بن ايوب عن عبيد الله بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم ابي عبد الرحمن عن ابي امامة ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال من تمام عيادة المريض ان يضع احدكم يده على جبهته او قال على يده فيسئله كيف هو وتمام تحيتكم بينكم المصافحة هذا اسناد ليس بالقوي قال محمد عبيد الله بن زحر ثقة وعلي بن يزيد ضعيف والقاسم هو بن عبد الرحمن ويكنى ابا عبد الرحمن وهو ثقة وهو مولى عبد الرحمن بن خالد بن يزيد بن معاوية والقاسم شامي انتهى قال الحافظ في الفتح وقد اخرج الترمذي بسند ضعيف

من حدیث امامة رفعه تمام تحیتکم بینکم المصافحة انتهی قال الذهبی فی المیزان
علی بن یزید الالهانی الشامی عن القاسم ابی عبد الرحمن ومکحول وعنه یحیی الحمانی
وعثمان بن ابی العاتکة وعبید الله بن زحر وجماعة یکنی اباعبد الملک قال البخاری
منکر الحدیث وقال النسائی لیس ثبقة وقال ابو زرعة لیس لقوی وقال
الدارقطنی متروک انتهی وقال الذهبی فیه وعلی فی نفسه صالح انتهی قال
الحافظ فی التقریب علی بن یزید بن ابی زیاد الالهانی ابو عبد الملک الدمشقی
صاحب القاسم ابن عبد الرحمن ضعیف انتهی قال الذهبی فی الکاشف ضعفه
جماعة انتهی وقال المنذری فی الترغیب والترهیب علی بن یزید الالهانی
قال الدارقطنی متروک وقال البخاری منکر الحدیث وقال ابو زرعة لیس
بقوی وثقه احمد وابن حبان انتهی مخفی نرہے کہ حدیثین اخیرین مین اگرچہ فی الجملہ
ضعف ہے مگر واسطے تائید کے کافی ہین یہہ پانچ حدیثین وہ ہین جو اصول ستہ مین

اب چند احادیث غیر اصول ستہ کی بھی لکھی جاتی ہین حدیث ہفتم
مرقوم ہے مالک عن عطاء بن ابی مسلم عبد الله الخراسانی قال
قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم تصافحوا یذهب الغل وتهادوا
تحابوا وذکرہ فی اسکے تحت مین لکھتے ہین قال المنذری رواه
مالک هکذا وقد اسند من طرق فیها مقال یشیر الی ما اخرجه ابن عدی
عن بن عمر ان النبی صلی الله علیه واله وسلم قال تصافحوا یذهب الغل من قلوبکم
والی ما اخرجه ابن عساکر عن ابی هریرة مرفوعا تهادوا وتحابوا وتصافحوا یذهب
الغل عنکم فقول السیوطی فی المصافحة احادیث موصولة بغیر هذا اللفظ عجیب
مع ان نفسه ذکره فی جامعه وقال ابن المبارک حدیث مالک جید قال
ابن عبد البر هذا یتصل من وجوه شتی حسان کلها ثم ذکر باسانیده

جملة منها فی المصافحة بغیر هذا اللفظ فکان السیوطی اغتر به وغفل عما فی
جامعه والکمال لله انتهی قال الحافظ فی الفتح وفی مرسل عطاء الخراسانی
فی الموطا تصافحوا یذهب الغل ولم نقف علیه موصولا واقتضی ابن عبد البر
علی شواهده من حدیث البراء وغیره انتهی یہ حدیث بھی تائید کے لئے کافی ہے
حدیث ہشتم ترغیب ترہیب میں ہے عن انس قال کان اصحاب النبی صلی الله
علیه واله وسلم اذا تلاقوا تصافحوا واذا قدموا من سفر تعانقوا رواه الطبرانی فی
الاوسط ورواته صحیح بهم فی الصحیحین انتهی قال الحافظ فی الفتح واخرج الطبرانی
فی الاوسط من حدیث انس کانوا اذا تلاقوا تصافحوا واذا قدموا من سفر
تعانقوا وله فی الکبیر کان النبی صلی الله علیه واله وسلم اذا لقی اصحابه
لم یصافحهم حتی یسلم علیهم انتهی **ہشتم حدیث** ابوہریرہ ہے ترغیب وترہیب میں ہے
وعن ابی هریرة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه واله وسلم لقی حذیفة
فاراد ان یصافحه فنحی حذیفة فقال انی کنت جنبا فقال ان المسلم اذا صافح
اخاه تحاتت خطایاهما کما تتحات ورق الشجر رواه البزار من روایة مصعب
بن ثابت انتهی قال الذهبی فی المیزان مصعب بن ثابت بن عبد الله بن زبیر
بن العوام عن ابیه وعطاء ونافع وعنه ابنه عبد الله وعبد الرزاق وجماعة
مات فی سنة سبع وخمسین ومائة ضعفه یحیی بن معین واحمد وقال ابو
حاتم لا یحتج به وقال النسائی لیس بالقوی وقال الزبیر امه کلبیة قد اشترتها
ابوه من سکینة بنت الحسین بمائة ناقة قال الزبیر وکان مصعب من
اعبد اهل زمانه قیل کان یصوم الدهر ویصلی فی الیوم واللیلة الف رکعة
حتی بقی من العبادة وعاش احدی وسبعین سنة انتهی **وہشتم ایضاً حدیث**
ابوہریرہ ہے ترغیب ترہیب میں مرقوم ہے وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله

علیہ والہ وسلم ان المسلمین اذا التقیا فتصافحا ونسیا ذنوبھما انزل اللہ بینھما مائۃ رحمۃ تسعۃ وتسعین لابشھما واطلقھما وابرھما واحسنھما مسائلۃً یا حیہ رواہ الطبرانی باسناد فیہ نظر انتھی **یازدہم حدیث** عمر بن الخطاب ہے ترغیب وترہیب مین مرقوم ہے وروی عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا التقی الرجلان المسلمان فسلم احدھما علی صاحبہ فان احبھما الی اللہ احسنھما بشرا لصاحبہ فاذا تصافحا نزلت علیھما مائۃ رحمۃ للبادی منھما تسعون وللمصافح عشرۃ رواہ البزار انتھی یہ حدیث ضعیف ہے اسیواسطے منذری نے اسکو مصدر بہ تروی کیا ہے مگر تائید کے لئے کافی ہی **حدیث دوازدہم** مشکوٰۃ المصابیح مین ہے عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من صلی اربعاً قبل الھاجرۃ فکانما صلاھن فی لیلۃ القدر والمسلمان اذا تصافحا لم یبق بینھما ذنب الا سقط رواہ البیھقی فی شعب الایمان **حدیث سیزدہم** عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال ما من عبدین متحابین فی اللہ یستقبل احدھما صاحبہ فیصافحہ فیصلیان علی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم الا لم یتفرقا حتی تغفر ذنوبھما ما تقدم منھما وما تاخر رواہ ابن السنی ذکرہ النووی فی الاذکار مخفی نرہے کہ مصافحہ کے باب مین آثار بہی صحابہ وغیرہم سے وارد ہین از انجملہ قول قتادہ ہے قلت لانس اکانت المصافحۃ فی اصحاب النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال نعم رواہ البخاری والترمذی واز انجملہ قول انس ہے قال کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا تلاقوا تصافحوا رواہ الطبرانی وکلاھما مذکوران فی ما تقدم اور چونکہ یہ دونون اثر ایک حیثیت سے احادیث مرفوعہ مین داخل ہین اسواسطے انکا ذکر احادیث مرفوعہ مین کیا گیا اور از انجملہ قول شعبی ہے ان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کانوا اذا التقوا تصافحوا واذا قدموا من سفر تعانقوا اخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار رجال اسناد اسکے سب رجال صحیحین ہین سوائے محمد ابن خزیمہ شیخ طحاوی کے کہ وہ مشہور ثقہ ہین قاله الذہبی فی المیزان اور سوائے غالب تمار کے کہ اونکو حافظ نے تقریب مین صدوق لکھا ہی اور ازانجملہ قول قتادہ ہے وکان الحسن یعنی البصری یصافح قال الحافظ فی الفتح زاده الاسمعیلی فی روایة عن همام قال قتاده وکان الحسن یعنی البصری یصافح اور ازانجملہ فعل طلحہ بن عبید اللہ ہے جسکا ذکر حدیث کعب مین اوپر گزرا **فائدہ** مخفی نرہے کہ اس باب مین جو احادیث مذکور ہوئین بعض اونکی صحیح ہین اور بعض حسن اور بعض ضعیف جو تقویت کے لئے کافی ہین بہرحال ان احادیث سے سنیت مصافحہ کالشمس فی نصف النہار ثابت ہے اور عامۂ علماء کا یہی مذہب ہے سوائے امام مالک کے کہ اونسے دو روایتین ہین ایک کراہت مصافحہ کی دوسری جواز مصافحہ کا حافظ بن حجر فتح الباری مین لکھتے ہین قال ابن بطال المصافحة حسنة عند عامة العلماء وقد استحبها مالک بعد کراهته وقال النووی المصافحة سنة مجمع علیها عند التلاقی انتہی اور یہی فتح مین ہے قال ابن عبد البر روی ابن وهب عن مالک انه کره المصافحة والمعانقة وذهب الی هذا سفیان وجماعة وقد جاء عن مالک جواز المصافحة وهو الذی یدل علیه صنعه فی الموطا وعلی جوازه جماعة العلماء سلفا وخلفا واللہ اعلم انتہی اور ان احادیث مذکورہ سے بلحاظ معنی مصافحہ کے جو مقدمہ مین مذکور ہوئی مصافحہ بید واحد بھی ثابت ہوجاتا ہے کہ وہی محل نزاع ہے ۔

باب دوم اس باب مین اون احادیث کا بیان ہے جن سے مصافحہ ایک ہاتھ کے ثابت ہوتا ہے

حدیث اول حدیث عایشہ رضی اللہ عنہا کی ہے انہا قالت ما رایت احدا کان اشبہ سمتا ودلا وھدیا وقال الحسن حدیثا وکلاما ولم یذکر الحسن السمت والھدی والدل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من فاطمۃ کرم اللہ وجہہا کانت اذا دخلت علیہ قام الیہا فاخذ بیدہا فقبلہا واجلسہا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیہا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسہا رواہ ابوداؤد وھذا لفظہ قال الحافظ فی الفتح واحتج ابن بطال للجواز بما اخرجہ النسائی من طریق عایشۃ بنت طلحۃ عن عایشۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا رای فاطمۃ بنتہ قد اقبلت رحب بہا ثم قام فقبلہا ثم اخذ بیدہا حتی یجلسہا فی مکانہ قلت وحدیث عایشۃ ھذا اخرجہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ وصححہ ابن حبان والحاکم واصلہ فی الصحیح لما مضی فی المناقب وفی الوفاۃ النبویۃ لکن لیس فیہ ذکر القیام انتہی کہتا ہوں میں کہ سب رجال سند اس حدیث کی رجال صحیحین ہیں سوائے اسرائیل کے پس اگر وہ اسرائیل بن یونس بن ابی اسحٰق ہے تو وہ بھی رجال صحیحین سے ہے اور اگر اسرائیل بن موسیٰ ہے تو وہ صرف بخاری کے رجال میں سے ہے قال الحافظ فی مقدمۃ الفتح وثقہ ابن معین وابوحاتم والنسائی وغیرھم وقال ابوالفتح الازدی فیہ لین والازدی لا یعتمد اذا انفرد فکیف اذا خالف انتہی اور سوائے میسرہ بن حبیب نہدی کے اور وہ ثقہ ہے وثقہ ابن معین والعجلی والنسائی کذا فی الخلاصۃ وحاشیتہا قال الذہبی فی الکاشف ثقۃ انتہی وقال الحافظ فی التقریب صدوق اور سوائے منہال بن عمرو اسدی کے کہ وہ صرف رجال بخاری سے ہے قال الحافظ فی مقدمۃ الفتح قال ابن معین والنسائی والعجلی وغیرہ ثقۃ **حدیث دوم** حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ کی ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان المومن اذا لقی المومن سلم علیہ واخذ بیدہ فصافحہ تناثرت خطایاہما

کما بینا تورق الشجرة انتهی رواه الطبرانی فی معجمه الوسط واخرجه البیهقی
فی شعب الایمان فی الباب الحادی والتسعین عن صفوان بن سلیم عن ابراهیم
بن عبید بن رفاعة حدثنا ابن ابی لیلی عن حذیفة مرفوعاً نحوه سواءً انتهی
ذکره الزیلعی فی تخریج الهدایة وقال المنذری فی الترغیب والترهیب رواه الطبرانی
فی الاوسط ورواته لا اعلم فیهم مجروحاً انتهی **حدیث سوم** حدیث انس رضی الله
عنه ہے عن نبی الله صلی الله علیه واله وسلم قال ما من مسلمین التقیا فاخذ احدهما
بید صاحبه الا کان حقاً علی الله عز وجل ان یحضر دعاءهما ولا یفرق بین
ایدیهما حتی یغفر لهما رواه احمد واللفظ له والبزار وابو یعلی ورواة احمد کلهم
ثقات الا میمون المرائی وهذا الحدیث مما انکر علیه کذا فی الترغیب والترهیب
للمنذری مین کہتا ہون کہ میمون مرائی مدلس ہے قال الذهبی فی المیزان میمون
بن موسی المرائی عن الحسن البصری وغیره قال الفلاس صدوق لکنه ضعیف الحدیث
وقال احمد کان یدلس کان لا یقول حدثنا الحسن ما اری به باساً انتهی وقال
الحافظ فی التقریب صدوق مدلس وقال فی الکاشف صویلح مدلس وقال
ابو حاتم صدوق کذا فی التهذیب وقال المنذری فی الترغیب والترهیب میمون
المرائی قال احمد بن حنبل ما اری به باساً کان یدلس وقال ابو حاتم صدوق
وقال ابو داؤد لیس به باس وقال النسائی لیس بالقوی وقال عمرو بن علی صدوق
ولکنه ضعیف ووثقه ابن حبان انتهی اور حدیث مصافحہ کی روایت مین حدثنا
اوسنے کہا ہے قال الذهبی فی المیزان وفی مسند احمد حدثنا محمد بن بکر حدثنا
میمون المرائی حدثنا میمون سیاه عن انس عن نبی الله صلی الله علیه واله وسلم
قال ما من مسلمین التقیا فاخذ احدهما بید صاحبه الا کان حقاً علی الله ان
یحضر دعاءهما ولا یفرق بینهما حتی یغفر لهما انتهی پس یہ حدیث میمون علت تدلیس سے

ماموں ہوگئی **حدیث چہارم** حدیث سلمان ہی ترغیب ترہیب میں مرقوم ہے وعن سلمان الفارسی ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان المسلم اذا لقی اخاہ فاخذ بیدہ تحاتت عنہما ذنوبہما کما یتحات الورق عن الشجرۃ الیابسۃ فی یوم ریح عاصف وان لم یغفر لہما ولو کانت ذنوبہما مثل زبد البحر رواہ الطبرانی باسناد حسن **حدیث پنجم** حدیث انس بن مالک ہے جامع ترمذی میں ہے حدثنا سوید حدثنا عبد اللہ حدثنا حنظلۃ بن عبید اللہ عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال فیاخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم ھذا حدیث حسن انتہی اور سنن ابن ماجہ میں ہے حدثنا علی بن محمد حدثنا وکیع عن جریر بن حازم عن حنظلۃ بن عبد الرحمن السدوسی عن انس بن مالک قال قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایحنی بعضنا لبعض قال لا قلنا ایعانق بعضنا بعضا قال لا ولکن تصافحوا انتہی اور شرح معانی الآثار میں مرقوم ہے حدثنا محمد بن خزیمۃ قال حدثنا حجاج قال حدثنا حماد بن سلمۃ وحماد بن زید ویزید بن زریع عن حنظلۃ السدوسی عن انس بن مالک انہم قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایحنی بعضنا لبعض اذا التقیا قال لا قالوا افیعانق بعضنا بعضا قال لا قالوا افیصافح بعضنا بعضا قال نعم حدثنا ابو امیۃ قال حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا ابو ہلال عن حنظلۃ عن انس قال قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم ذکر مثلہ انتہی اسکی سند میں حنظلہ سدوسی ہے قال الذہبی فی المیزان حنظلۃ السدوسی البصری یقال بن عبد اللہ ویقال بن عبید اللہ وقیل ابن ابی سفیان عن عبد اللہ بن الحارث بن نوفل وانس وعنہ شعبۃ وابن المبارک وعبد الوارث قال یحیی القطان ترکتہ عمدا کان قد اختلط وضعفہ احمد وقال منکر الحدیث یحدث باعاجیب وقال ابن معین

لیس بشئ تغیر فی اخر عمرہ وقال النسائی لیس بقوی وقال مرۃ ضعیف قلت لہ
فی الکتابین حدیث واحد وھو یحیی بعضنا لبعض قال لا حسنہ الترمذی انتھی
قال ابن حجر فی التقریب حنظلۃ السدوسی ابو عبد الرحیم ضعیف من السابعۃ و
اختلف فی اسم ابیہ فقیل عبد اللہ او عبد الرحمن انتھی وقال الذھبی فی الکاشف
حنظلۃ السدوسی ابو عبد الرحیم عن انس وعبد اللہ بن الحارث بن نوفل وعنہ
شعبۃ وعبد الوارث ضعفہ احمد وقال القطان اختلط انتھی قال فی التھذیب
ذکرہ ابن حبان فی الثقات انتھی یہان سے معلوم ہوا کہ اگرچہ ایک جماعت نے حنظلہ کی
تضعیف کی ہے مگر دوسری جماعت نے توثیق کی ہے اونمین سے ترمذی ہین کہ اونہون نے
اسکی حدیث کی تحسین کی ہے اور اونمین سے ابن حبان ہین کہ اونہون نے اوسکی توثیق
کی ہے اور اونمین سے شعبہ ہین کہ اونہون نے حنظلہ سے روایت کی ہے حالانکہ شعبہ غیر ثقہ
سے روایت نہین کرتے ہین جسکے شفاء الاسقام مین لکھتے ہین قد صرح الحضم بذلک
فی الکتاب الذی صنفہ فی الرد علی البکری قال ان القائلین بالجرح او التعدیل
من علماء الحدیث نوعان منھم من لم یرو الا عن ثقۃ عندہ کمالک و شعبۃ
ویحیی بن سعید القطان وابن مھدی واحمد بن حنبل وکذلک البخاری و
امثالہ انتھی مخفی نرہے کہ ابن عدی نے کہا کہ شعبہ نے جن لوگون سے روایت کی ہے اون
سب مین اضعف زید بن الحواری العمی ہے اور زید بن الحواری کے حق مین ابن معین اور
دار قطنی اور احمد نے صالح کہا اور سعدی نے متماسک کہا پس توثیق حنظلہ کی اقوی ہے توثیق
زید بن الحواری سے اور اون مین سے ذہبی ہین کہ اونہون نے تحسین ترمذی کی نقل
کرکے اوسپر سکوت کیا اور اونمین سے حافظ بن حجر ہین کہ اونہون نے فتح الباری مین تحسین
ترمذی کو نقل کرکے اوسپر سکوت کیا اور اونمین سے قسطلانی ہین کہ اونہون نے بھی تحسین
ترمذی کو نقل کرکے سکوت کیا اور اونمین سے امام ابو حنیفہ ہین کہ اونہون نے اس حدیث

استدلال کراہت معانقہ پر کیا ہے قال الطحاوی فی شرح معانی الآثار بعد روایۃ حفد الحدیث قال ابو جعفر فذھب قوم الی ھذا فکرہ المعانقۃ منھم ابو حنیفۃ ومحمد رحمۃ اللہ علیھما انتھی اور راوین مین سے ہین امام محمد جیسا کہ عبارت طحاوی سے ظاہر ہوا اور راوینمین سے ہین امام مالک کہ اونھون نے بھی معانقہ کو مکروہ جانا ہے حافظ فتح مین لکھتے ہین قال ابن بطال اختلف الناس فی المعانقۃ فکرھھا مالک واجازھا ابن عیینۃ اور راوینمین سے ہین سحنون کہ وہ معانقہ کو مکروہ جانتے ہین اور راوینمین سے ہین ابن عیینہ کہ اونھون نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے اور حنفی ظہر کی کراہت پر اسکے ساتھہ استدلال کیا ہے حاشیہ ترمذی مطبوعہ ۱۲۶۹ھ مین مرقوم ہے قال محی السنۃ حتی الظھر مکروہ للحدیث الصحیح فی النھی عنہ ولا اعتبار بکثرۃ من یفعلہ من اھل العلم والصلاح قالہ الطیبی والسید اور راوینمین سے ہین طیبی اور سید کہ اونھون نے تصحیح کو نقل کرکے اوسپر سکوت کیا اور راوینمین سے ہین نووی شارح مسلم اذکار مین فرماتے ہین واما المعانقۃ وتقبیل الوجہ لغیر الطفل ولغیر القادم من سفر ونحوہ فمکروھان نص علی کراھتھما ابو محمد بن البغوی وغیرہ من اصحابنا ویدل علی الکراھۃ ما رویناہ فی کتاب الترمذی وابن ماجۃ عن انسؓ قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال فیاخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم قال الترمذی حدیث حسن انتھی اور ایسے ہی تحسین اس حدیث کی فصل مصافحہ مین بھی نقل کی ہے اور دونون جگہہ پر سکوت کیا اور بھی اذکار مین مرقوم ہے ویکرہ حنی الظھر فی کل حال لکل احد ویدل علیہ ما قدمناہ فی الفصلین المتقدمین من حدیث انس وقولہ اینحنی لہ قال لا وھو حدیث حسن کما ذکرناہ ولہ روایات لہ معارض فلا مصیر الی مخالفتہ ولا یغتر بکثرۃ من یفعلہ ممن ینسب الی علم او صلاح وغیرھما من خصال الفضل فان الاقتداء

انما یکون بفعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتہی یہان سے معلوم ہوا
کہ نووی نے بھی اس حدیث کی تحسین کو تسلیم کیا ہے اور راویمین سے ہین شیخ عبدالحق دہلوی
شرح فارسی مشکوٰۃ مین کہتے ہین وطیبی از محی السنہ نقل کردہ کہ انحنا رظہر مکروہ ست از ہیت
ورود حدیث صحیح در نہی ازان اگرچہ بسیارے از انہا کہ منسوب بعلم وصلاح اند آنرا میکنند
اما اعتماد واعتبار بدان نتوان کرد انتہی اس مقام پر شیخ عبدالحق نے تصحیح حدیث کو نقل
کرکے اوسپر سکوت کیا اور راویمین سے ہین تمر تاشی الحنفی فتاوے ہندیہ مین مرقوم ہے
ویکرہ الانحناء عند التحیۃ وبہ ورد النہی کذا فی التمر تاشی ویحیی القطان نے
اگرچہ حنظلہ کو چھوڑ دیا ہے مگر ایک جماعت نقاد نے اون سے اخذ حدیث کیا ہے اون مین
سے ہین شعبہ اور ابن مبارک اور عبدالوارث اور حماد بن سلمہ اور حماد بن زید اور یزید بن زریع
اور ابو ہلال اور جریر ابن حازم علاوہ اسکے جروح اونکے بعض مبہم ہین جیسے ضعیف لیس بقوی
اسواسطے ان جروح کا اعتبار نہین اور بعض معین جیسے قد اختلط تغیر فی اخر عمرہ اور
مختلط کی حدیث کا حکم یہہ ہے کہ جسنے قبل الاختلاط لیا ہی اوسکی حدیث مقبول ہے ورنہ غیر مقبول
اور یہان قرینہ قویہ اسبات کا موجود ہے کہ یہہ حدیث حنظلہ سے قبل الاختلاط لیگئی ہے وہ
یہہ ہے کہ ترمذی نے اس حدیث کی تحسین کی اور نقاد فن نے اوسکی تحسین کو نقل کیا اور
کسی نے اوسکا تعقب نہین کیا اور ایک جماعت مجتہدین نے اسکے ساتھہ استدلال کیا ہی اور
بغوی نے اسکی تصحیح کی ہے اور نووی وطیبی وسید شیخ عبدالحق نے تصحیح وتحسین کو نقل کرکے
اوسپر سکوت کیا بالجملہ اس حدیث کے حسن ہونے مین اب کچھہ شبہ باقی نہین رہا اور اگر بالفرض
ضعف حنظلہ کا تسلیم کیا جاوے پھر بھی یہہ حدیث بوجہ عمل اہل علم کے حسن ٹھیریگی کما تقرر فی الاصول
اور اگر اسکو بھی نہ مانئے اور خواہ مخواہ اس حدیث کو ضعیف کہیئے تو بھی ہمارے دعوی کو مضر
نہین کیونکہ اس سے پہلے ہم احادیث صحیحہ وحسنہ نقل کرچکے ہین وہی اثبات دعوی کے لیے
کافی ہین اور اس صورت مین اس حدیث کو ہم اوسکے مویدات مین سے قرار دینگے ۔

حدیث ششم حدیث انس بن مالک ہے سنن ابن ماجہ باب اکرام الرجل جلیسہ مین ہے حدثنا علی بن محمد حدثنا وکیع عن ابی یحیی الطویل رجل من اھل الکوفۃ عن زید العمی عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا لقی الرجل فکلمہ لم یصرف وجھہ حتی یکون ھو الذی ینصرف واذا صافحہ لم ینزع یدہ من یدہ حتی یکون ھو الذی ینزعھا ولم یر متقدما رکبتیہ جلیسا لہ قط انتھی حافظ فتح مین لکھتے ہین واخرج ابن المبارک فی کتاب البر والصلۃ من حدیث انس کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا لقی الرجل لا ینزع یدہ حتی یکون ھو الذی ینزع یدہ ولا یصرف وجھہ عن وجھہ حتی یکون ھو الذی یصرفہ انتھی اور مشکوۃ المصابیح مین ہے وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان اذا صافح الرجل لم ینزع یدہ من یدہ حتی یکون ھو الذی ینزع یدہ ولا یصرف وجھہ عن وجھہ حتی یکون ھو الذی یصرف وجھہ عن وجھہ ولم یر مقدما رکبتیہ بین یدی جلیس لہ رواہ الترمذی مین کہتا ہون کہ مینے یہہ حدیث ترمذی مین نہین پائی باوجودیکہ اپنے زعم مین جمیع مظان مین تلاش کی اس حدیث کی سند مین عمران بن زید ابو یحیی الملائی الطویل واقع ہے اوسکی نسبت ذہبی میزان مین لکھتے ہین عمران بن زید ابو یحیی التغلبی الملائی عن ابی یحیی القتات وسعد بن ابراھیم وطائفۃ وعنہ اسد بن موسی وعلی بن الجعد وجماعۃ قال ابن معین و ابو حاتم یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ انتھی اور خلاصہ مین ہے وثقہ ابن حبان وقال فی الکاشف مختلف فیہ اور یہی اسکی سند مین زید بن الحواری العمی واقع ہے اوسکے حق مین ذہبی میزان مین لکھتے ہین زید بن الحواری العمی ابو الحواری البصری قاضی ھرات عن انس وسعید بن المسیب وطائفۃ وعنہ ابناہ عبد الرحیم وعبد الرحمن وشعبۃ وھشیم قال ابن معین صالح وقال مرۃ لا شیء وقال مرۃ ضعیف یکتب

حدیثه وقال ابوحاتم ضعیف یکتب حدیثه وقال الدارقطنی صالح وضعفه النسائی
وقال ابن عدی لعل شعبة لم یروعن اضعف منه وقال السعدی متماسك انتهی
قال فی الکاشف زید بن العمی الحواری البصری قاضی هرات عن انس وابن المسیب
وعنه ابناه عبد الرحیم وعبد الرحمن وشعبة وفیه ضعف قال ابن عدی لعل شعبة
لم یروعن اضعف منه وقال فی الخلاصة وقال احمد والدارقطنی صالح انتهی
اور منذری ترغیب وترہیب میں لکھتے ہیں زید بن الحواری العمی ابوالحواری البصری
قاضیها ضعفه النسائی وابن عدی وقال الدارقطنی صالح وکذا قال ابن معین
مرة وقال مرة لا شیئ وقال ابوحاتم ضعیف یکتب حدیثه انتهی حاصل کلام یہ ہے
کہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن صلاحیت تقویت رکھتی ہے **حدیث ہفتم** حدیث ابن مسعود
ہے عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال من تمام التحیة الاخذ بالید رواه الترمذی
وقال هذا حدیث غریب ولا نعرفه الا من حدیث یحیی بن سلیم عن سفیان وسألت
محمد بن اسمعیل عن هذا الحدیث فلم یعده محفوظا وقال انما ارادعندی حدیث سفیان
عن منصور عن خیثمة عن من سمع ابن مسعود عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم لا
سمع الا ملصل او مسافر قال محمد وانما یروی عن منصور عن ابی اسحق عن عبد الرحمن بن
یزید او غیره قال من تمام التحیة الاخذ بالید انتهی قال الحافظ فی الفتح وقد اخرج
الترمذی من حدیث ابن مسعود رفعه من تمام التحیة الاخذ بالید وفی سنده
ضعف وحکی الترمذی عن البخاری انه رجح انه موقوف علی عبد الرحمن بن یزید
النخعی احد التابعین انتهی وقال الزیلعی فی تخریج الهدایة وفیه ایضا مجهول
وقال المنذری رواه الترمذی عن رجل لم یسمه عنه انتهی میں کہتا ہوں تضعیف
اس حدیث کی اس وجہ سے کہ یحیی بن سلیم اسکے ساتھ متفرد ہے درست نہیں ہے کیونکہ اگرچہ یحیی
بن سلیم کے تضعیف ایک جماعت نے کی ہے مگر ایک جماعت نے توثیق بھی کی ہے قال الذهبی

فی المیزان قال ابن سعد ثقة کثیر الحدیث وقال الشافعی والحسن الزعفرانی فاضل کنا لغفة من الابدال وقال ابن معین ثقة انتہی وقال الحافظ فی مقدمة الفتح وثقه ابن معین والعجلی وابن سعد وقال ابوحاتم محله الصدق ولم یکن بالحافظ وقال النسائی لیس به باس وهو منکر الحدیث وقال الساجی اخطاء فی احادیث رواها عن عبید الله بن عمر وقال یعقوب بن سفیان کان رجلاً صالحاً وکتابه لا باس به فاذا حدث من کتابه فحدیثه حسن واذا حدث حفظاً فتعرف وتنکر قلت لم یخرج له الشیخان من روایة عن عبید الله بن عمر شیئاً بل لیس له فی البخاری سوی حدیث واحد عن اسمعیل بن امیة عن سعید المقبری عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم یقول الله تعالٰی ثلثة انا خصمهم الحدیث وله اصل عنده من غیر هذا الوجه واحتج به الباقون انتہی یہان سے معلوم ہوا کہ غیر بخاری کے نزدیک ائمہ ستہ مین سے اوسکی حدیث عموماً لایق احتجاج ہے اور بخاری کے نزدیک بھی اوسکی عبید اللہ بن عمر سے لایق احتجاج نہین اور دیگر روایات لایق احتجاج ہین اور یہان فیہ مین روایت اوسکی سفیان سے ہے ہان یہ وجہ تضعیف کی ہوسکتی ہے کہ ایک راوی اوسکا مجہول ہے بالجملہ یہ حدیث خواہ حدیث مرفوع ضعیف ہو یا قول عبد الرحمن بن یزید وغیرہ کا تائید وتقویت کے لئے کافی ہے **ہشتم حدیث** براء بن عازب ہے قال دخلت علی النبی صلی الله علیه وآله وسلم فرحب بی واخذ بیدی ثم قال یا براء انا رای لم اخذت بیدک قال خیراً یا رسول الله قال لا یلقی مسلم مسلماً فترحب به ویاخذ بیده الا تناثرت الذنوب بینهما کما تتناثر ورق الشجر اخرجه البیهقی فی شعب الایمان کذا ذکره الزیلعی فی التخریج وسکت علیه وکذا ذکره الحافظ بن حجر فی تخریج الهدایة وسکت علیه **حدیث نہم** حدیث انس ہے قال ما اخذ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بید رجل فقارقه حتی قال اللهم اغفر له ما تقدم فی الدنیا حسنة وفی الآخرة

حسنة وقنا عذاب النار رواه ابن السنی ذکرہ النووی فی الاذکار وسلکت علیہ اور اس
باب میں اثر عباس رضی بھی موجود ہے عن عبد اللہ بن عباس ان علی بن ابی طالب خرج من عند النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی وجعہ الذی توفی فیہ فقال الناس یا ابا حسن کیف اصبح رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اصبح بحمد اللہ بارئا فاخذ بیدہ العباس الحدیث رواہ البخاری
قال الحافظ فی الفتح قال المہلب فی اخذ العباس بید علی جواز المصافحة انتہی
علاوہ اسکے مصافحہ حضرت سے وقت توديع کے ثابت ہی اور اوسمیں بھی لفظ ید بصیغہ مفرد واقع ہوا ہی عن
ابن عمر قال کان النبی صلعم اذا ودع رجلا اخذ بیدہ فلا یدعہا حتی یکون الرجل ہو یدع
ید النبی صلعم رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجة وعن قتادة قال ما ودعنی رسول اللہ صلعم
علی قوم الا اخذت بیدہ فودعتہ فقال رسول اللہ صلعم جعل اللہ التقوی زادک وغفر ذنبک
ووجہک للخیر حیث ما توجہت رواہ الطبرانی والبزار ورجالہما ثقات کذا فی مجمع الزوائد
واضح ہو کہ اس باب میں جو احادیث نقل کیگئی ہیں اوسمیں لفظ ید مفرد واقع ہوا ہی نہ تثنیہ اسلئے اون سے مصافحہ بالید
ہاتھ کے ثابت ہوا اسمقام پر ایک شبہ واقع ہوتا ہی اسلئے ہم اوس شبہ کی سب تقریروں کو لکھکر اوسکا جواب لکھے دیتے ہیں تقریر اوس
شبہ کی تین طرح پر ہو سکتی ہی اول یہہ کہ لفظ ید اسم جنس ہے جسکا اطلاق قلیل و کثیر پر ہوتا ہی پس یہ احادیث جنمیں لفظ
ید مفرد واقع ہوا ہی نص مصافحہ بالید الواحدة پر نہوئیں دوم یہہ لفظ ید مفرد ہی مقید اوسمیں ایک ہاتھ اور دو ہاتھ کی
تمیز نہیں ہے اور حدیث ابن مسعود علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکفی بین کفیہ التشہد مقید ہی پس بقاعدہ ۹۶ و
یہ مطلق اس قید پر محمول کیا جائیگا سوم لفظ ید احادیث مذکورہ میں معرف باللام واقع ہوا ہی یا مضاف اور اسم جنس
معرف باللام و مضاف الفاظ عموم میں سے ہی کما تقرر فی الاصول پس سب افراد کو شامل ہوگا اور مجموعہ افراد اوسکی
نسبت ہر مصافحے کے یعنی ہیں پس مصافحہ دو ہاتھ سے ثابت ہوا جواب تقریر اول کا یہہ ہے کہ اسم جنس کا اطلاق تین معنی
پر ہوتا ہی اول ما یتشابہ اجزائہ کالماء والزیت والتراب والعسل والخل دوم ما یقع محمولا عن الشائع
علی القلیل والکثیر کالتمر والضرب والعلم سوم ما یدل علی ذات مبہمة کرجل وفرس عبد الرحمن چاشیہ فوائد
ضیائیہ میں لکھتے ہیں لان الجنس اطلاقات وقولہ ما یتشابہ اجزائہ اطلاق واحد منہا

وقوله ويقع مجردا عن التاء على القليل والكثير اطلاق اخر منها فلا يكون تعريفا
ويكون له اطلاق اخر وهو ما كان مقولا على كثيرين ويسمى المنطقي له كليا وبعبارة
اخرى وهو ما يدل على ذات مبهمة والرجل والفرس من هذا النوع من الجنس اور
بھی لکھتے ہین قوله رجل فان الرجل ليس اسم الجنس بالمعنيين المذكورين فلا يقال
لرجلان رجل ولا لفرسان فرس بل يقال رجلان وفرسان فهما اسما جنس
بمعنى ما يدل على ذات مبهمة انتهى بعد اس تمہید کے کہا جاتا ہے کہ اگر مراد اسم
جنس سے معنی اول وثانی ہین تو بد کا اسم جنس ہونا غیر مسلم ہے ومن يدعي فعليه البيان
اور اگر مراد معنی سوم ہین تو بدین کو بد نہین کہہ سکتے جیسا کہ رجلین و فرسین کو رجل و فرس
نہین کہہ سکتے پس بد کا اطلاق مانحن فیہ مین نہوگا مگر بد واحد پر اور موید اوسکا ہے جو
کافیہ اور فوائد ضیائیہ مین مرقوم ہے ولا يميز واحد واثنان استغناء بلفظ التمييز عنهما
مثل رجل ورجلان فان من صيغة رجل يفهم الجنس والوحدة ومن صيغة رجلان
الجنس والاثنينية فبذكرهما استغناء عن المميز انتهى علاوہ اسکے اصولیین کے
نزدیک اجناس مین قول منصور دو ہین اول مذہب عامہ علماء حنفیہ اور وہ یہ ہے کہ اسماء
اجناس عدد پر دلالت نہین کرتے ہین بلکہ واحد حقیقی یا اعتباری پر دال ہوتے ہین دوم
مذہب امام شافعی وہ یہ ہے کہ اسماء اجناس واحد حقیقی پر محمول ہوتے ہین اور احتمال عدد
کا بھی رکھتے ہین اور اسی اختلاف پر مبنی ہے یہ اختلاف کہ اگر ایک شخص نے کہا طلقی نفسک
تو امام شافعی کے نزدیک نیت اثنین اور ثلاث کی صحیح ہے اور حنفیہ کے نزدیک نیت ثلاث کی
صحیح ہے نہ اثنین کی چنانچہ عبارات آتیہ اسپر دال ہین توضیح مین بیان اقتضاء النص مین
مرقوم ہے ولذلك قلنا في انت طالق وطلقتك ونوى الثلاث ان نيته باطل لان
المصدر الذي يثبت من المتكلم انشاء امر شرعي لا لغوي فيكون ثابتا اقتضاء بخلاف
طلقي نفسك فانه تصح نية الثلاث لان معناه افعلي فعل الطلاق فثبوت المصدر

فی المستقبل بطریق اللغة فیکون کالملفوظ کسائر اسماء الاجناس علی ما یاتی انتهی
اور تلویح مین مرقوم ہے وذلک لان الطلاق فی انت طالق وطلقتک ثابت بطریق
الاقتضاء فلا یعم جمیع ما تحته من الافراد وهو الثلاث وطلقی نفسک ثابت بطریق
اللغة فیکون کالملفوظ فیصح حمله علی الاقل وعلی الکل کسائر اسماء الاجناس انتهی
اور بھی تلویح مین مرقوم ہے فان قلت فمن این صحت فیه نیة الثلاث قلت من جهة
ان الطلاق اسم دال علی الواحد حقیقة او حکماً وهو المجموع من حیث هو المجموع
اعنی الطلقات الثلاث لانه المجموع فی باب الطلاق والی هذا المعنی اشار
بقوله کسائر اسماء الاجناس علی ما شرحه المصنف انتهی اور بھی توضیح مین ہے
وقوله کسائر اسماء الاجناس اذا کان کالملفوظ لکنه اسم جنس وهو اسم
فرد لا یدل علی العدد بل یدل علی الواحد الحقیقی او الاعتباری کسائر
اسماء الاجناس اذا کانت ملفوظة لا تدل علی العدد بل تدل علی الواحد
اما حقیقة او اعتبارا علی ما یاتی فی الفصل الذی نذکر فیه ان الام لا یدل
علی العموم والتکرار ان الطلاق اسم فرد یتناول الواحد الحقیقی ویمکن ان
یراد به الواحد الاعتباری ای المجموع من حیث هو المجموع والمجموع فی الطلاق
هو الثلاث انتهی اور تلویح مین مرقوم ہے قوله اذا کان فی الملفوظ شرط جوابه
قوله لا یدل علی العدد بل علی الواحد وقوله لانه اسم جنس تقدیره اذا کان
کالملفوظ وهو لیس باسم عام لانه اسم جنس انتهی اور توضیح مین بیان امر ہے
مرقوم ہے الام المطلق عند البعض یوجب العموم والتکرار لان اضرب مختصر من
اطلب منک الضرب والضرب اسم جنس یفید العموم ولسوال السائل فی الحج العام او
هذا ام للابد سال اقرع ابن الحابس فی الحج العام او هذا ام للابد ففهم ان الامر
بالحج یوجب التکرار قلنا اعتبروه بسائر العبادات وعند الشافعی رحمه الله یحتمله لما قلنا

غیر ان المصدر نکرۃ فی موضع الاثبات فتحفی علی احتمال العموم وعند بعض علمائنا
لا یحتمل التکرار الا ان یکون معلقاً بشرط او مخصوصاً بوصف کقولہ تعالیٰ ان کنتم
جنباً فاطہروا واقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس قلنا لزم لتجدد السبب لا المطلق الا
وعند عامۃ علمائنا لا یحتملہا اصلاً لان المصدر انما یقع علی الواحد الحقیقی وھو
متیقن او مجموع الافراد لانہ واحد من حیث المجموع وذا محتمل لا یثبت الا بالنیۃ
لا علی العدد المحض ای لا یقع علی العدد المحض ففی طلقی نفسک یوجب الثلاث
علی الاول ویحتمل الاثنین والثلاث عند الشافعی رحمہ اللہ وعندنا یقع علی الواحد
وتصح نیۃ الثلاث لا الاثنین لان الثلاث مجموع افراد الطلاق فیکون
واحدا اعتباریاً ولا تصح نیۃ الاثنین لانہ عدد محض لا دلالۃ للاسم المفرد
علی العدد انتہی تلویح بین ہے الرابع مذہب عامۃ العلماء الحنفیۃ وھو ان
الامر لا یحتمل العموم والتکرار بل ھو للخصوص والمرۃ سواءٌ کان مطلقا مثل
ادخل الدار او معلقا بشرط او وصف مثل ان دخلت السوق فاشتر اللحم لا
یقتضی اشتراء اللحم الا مرۃ واحدۃ وانما یستفاد العموم والتکرار من دلیل خارجی
کتکرار السبب مثلاً وھذا معنی قول الامام السرخسی المذہب الصحیح عندنا انہ
لا یوجب التکرار ولا یحتملہ سواء کان مطلقا او معلقا بشرط او مخصوصاً بصفۃ
الا ان الامر بالفعل یقع علی اقل جنسہ وھو ادنی ما یعد بہ ممتثلا ویحتمل کل
الجنس بدلیلہ وھو النیۃ وذلک لان الامر یدل علی مصدر مفرد والمفرد لا
یقع علی العدد بل علی الواحد حقیقۃ وھو المتیقن فیتعین او اعتبارا اعنی المجموع من
حیث ھو مجموع فانہ یقال الحیوان جنس واحد من الاجناس والطلاق جنس واحد
من التصرفات وکثرۃ الاجزاء والجزئیات لا یمنع الوحدۃ الاعتباریۃ وھو محتمل
فلا یثبت الا بالنیۃ اور رسم الثبوت میں مرقوم ہے صیغۃ الامر لا یحتمل العموم والعدد

المحض خلافا للشافعی لان اضرب معناہ اوقع ضربا وھو مفرد فی الاثبات بالدلیل
عموم وھو للوحدۃ فلا یقال رجلین رجل فلا یحتمل الکثرۃ للتضاد لکن الوحدۃ قد
تکون حقیقۃ فتصح بلا نیۃ وقد تکون اعتباریۃ وھی وحدۃ الجنس فیصح مع النیۃ
ولذا صح نیت الثلاث فی الحرۃ والثنتین فی الامۃ من طلق نقصت واما الثنتان
فی الحرۃ فعدد محض انتھی مولانا عبد العلی اسکی شرح میں لکھتے ہیں وقد اجمع اھل العربیۃ
ان المفعول المطلق قد یذکر لبیان العدد فیفرد عند الوحدۃ ویثنی ویجمع عند التعدد
وھو ینادی اعلی نداء علی انہ لا یطلق علی المتعدد صیغۃ المفرد فتدبر انتھی
اور اسی مسئلہ پر متفرع ہے جو مسلم میں مرقوم ہے فرع لو حلف لا یشرب ماء النھر
الی اقل ما یصدق علیہ ولو نوی میاہ الدنیا صح فیشرب ما شاء ولا یحنث ولو
نوی کونہ لا یصح ھذا ما قالہ علمائنا وفیہ ما فیہ انتھی مصنف حاشیہ میں لکھتا ہے
اشارۃ الی ضعف التفریع فان الماء مما یطلق علی القلیل والکثیر فحکمہ بخلاف ما لیس
کذلک علی انہ نکرۃ فی سیاق النفی فتعم وایضا اشارۃ الی ما ذکر فی السلم
من ان الکلی کما یصدق علی واحد من افرادہ یصدق علی اکثر یصدق واحد
فیقال علی رجلین رجل وان اردت اطلاع ما یتعلق بذلک فارجع الیہ انتھی
کہتا ہوں میں کہ حاشیہ میں جو مصنف نے لکھا ہے اوسمیں نظر ہے بہ چند وجوہ اول یہ کہ
جیسا ماء کا اطلاق قلیل وکثیر پر ہوتا ہے ویسا ہی طلاق کا اطلاق بھی قلیل وکثیر پر ہوتا ہی کیونکہ
طلاق مصدر ہے مانند ضرب اور علم کے اور فوائد ضیائیہ اور رضی میں مرقوم ہے کہ ضرب علم
کا اطلاق قلیل وکثیر پر ہوتا ہے پس ایک تفریع کو تسلیم کرنا اور دوسرے کو ضعیف کہنا ترجیح
بلا مرجح ہے دوم یہ کہ نکرہ کا سیاق نفی میں ہونا اور اس وجہ سے اوسکا عموم منافی صحت ارادہ
میاہ دنیا کے نہیں ہے کیونکہ تخصیص عام کے ساتھ مخصص کے بالاجماع صحیح ہے علاوہ اسکے مجموعہ
میاہ دنیا کا جزئی حقیقی ہے نہ کلی پس یہ نکرہ اگرچہ صورۃ نکرہ ہے لیکن معنی معرفہ ہے جیسا کہ

ماد خلہ اللام الزائدہ و یا رجلا صورۃ معرفہ ہے و معنی نکرہ ہے سو مسلم مین جو مذکور ہوا کہ رجلین کو رجل کہا جائیگا شیے عجیب ہے مولانا عبد العلی اسکے تحت مین لکھتے ہین وھذا شیٔ عجاب فان صدق الکلی علی الکثیر لا یصح الا باصداق کیف ولو صح ھذا لزم صحۃ ان یقال زید وبکر انسان واحد فھذا کما تری وما قال علماء المعقول فراجعہ انہ یصدق علیھا باصداق کثیرۃ وایضا لا یکفی الصدق عند العقل بل لا بد من الصدق عرفا ولغۃ ولا شک انہ لا یقال لرجلین فی العرف واللغۃ رجل و ھذا ضروری والمکابرۃ مکابرۃ فتدبر انتھی اور ہمارا سخن فیہ مین کوئی ثمرہ اختلاف حنفیہ اور شافعیہ کا نہین ہو سکتا ہے کیونکہ یہان لفظ ید بالاتفاق اقل جنس پر محمول ہوگا اسلئے کہ وہ متیقن ہے اور کل ید مین پر باتفاق فریقین صرف محتمل ہے شافعی کے نزدیک تو اسواسطے کہ جنس محتمل عدد کے ہوتی ہے اور حنفیہ کے نزدیک اسواسطے کہ کل جنس واحد حکمی ہوتا ہے اور یہان کل جنس ید مین ہین اور ارادۂ محتمل کے لئے کوئی دلیل خارجی چاہئے اور وہ یہان مفقود ہے اگر کہا جاوے کہ حدیث عبد اللہ بن مسعود دلیل ہے اس محتمل کے ارادہ پر تو جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث مذکور مین مصافحہ کی تصریح نہین ہے اور اگر صدق تعریف مصافحہ کا تسلیم کر لیا جاوے تو بھی حدیث ابن مسعود احادیث باب مین ارادۂ ید مین پر دلیل نہین ہو سکتی کیونکہ احادیث باب مین ذکر ہے اوس مصافحہ کا جو عند الملاقات بعد التحیۃ کیا جاتا ہے اور حدیث عبد اللہ سے بعد تسلیم مطلق مصافحہ کے مصافحہ عند الملاقات بعد التحیۃ کیطرح نہین ثابت ہوتا ہے ہان اس تقدیر پر مصافحہ عند التعلیم البتہ ثابت ہوتا ہے اور اگر اوسکا دلیل ہونا ارادۂ محتمل پر تسلیم کر لیا جاوے تو احادیث بیعت جنمین تصریح مصافحہ بالید الیمنی کی واقع ہے اولی واحق ہین ساتھ اسکے کہ اونکو مصافحہ عند الملاقات بعد التحیۃ بالید الواحد کی دلیل قرار دیا جاوے وسیاتی تحقیقہ عن قریب اور جواب تقریر دوم کا یہ ہے کہ اول تو یہان مقید ہونا غیر مسلم ہے ومن یدعی فعلیہ البیان دوم بعد تسلیم مطلق و مقید کے کہا جاویگا

کہ حمل مطلق کا مقید پر حنفیہ کے نزدیک سات شروط ہے ساتھ اتحاد حادثہ اور حکم کے اور تحقق اوسکا
باحسن فیہ مین ممنوع ہے ومن یدعی فعلیہ الاثبات اور شافعیہ وغیرہ قائلین بالحمل نے سات شرطین
بیان کئے ہین اونمین سے یہہ ہے ان لا یمکن الجمع بینہما الا بالحمل فان امکن بغیر
اعمالہما فانہ اولی من تعطیل ما دل علیہ احدہما ذکرہ ابن الرفعۃ فی المطلب اور
اونمین سے یہہ ہے ان لا یکون المقید ذکر معہ قدر زاید یمکن ان یکون القید
لاجل ذلک القدر الزائد فلا یحمل المطلق علی المقید ہنا قطعا ذکرہ الشوکانی
فی ارشاد الفحول اور ان دونون شرطون کا تحقق محل نزاع مین لاین تسلیم نہین ہے
ومن یعتقدہ فعلیہ التقریر اور اگر مطلق اور مقید ہونا تسلیم کرکے حمل مطلق کا مقید پر مان لیا
جاوے تو احادیث بیعت جنمین مصافحہ بالید الیمنی واقع ہے احق ہین اسکے ساتھ کہ اس مطلق
کو اونپر محمول کیجئے وسیاتی بیانہ اور جواب تقریر سوم کا یہہ ہے کہ تمام ہونا بیان مذکور کا
موقوف ہے اس امر پر کہ نفی عہد پر کوئی دلیل قایم ہو اور وہ یہان مفقود ہے جبتک احتمال
عہد قایم ہے استغراق ہرگز ہو نہین سکتا ؛

خاتمہ

اسمین جواب ہے اون شبہات کا جنسے بعض اہل علم وفضل نے مصافحہ بالیدین پر استدلال
کیا ہے اور ایک ہاتھ سے مصافحہ کو غیر جائز کہتے ہین شبہ اولی یہہ ہے کہ صحیح بخاری مین عبداللہ
بن مسعود سے مروی ہے یقول علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکفی بین
کفیہ التشہد کما یعلمنی السورۃ من القرآن اس حدیث کو بخاری تعلیقاً باب مصافحہ
مین لائے ہین اور باب اخذ بالیدین مین موصولاً روایت کیا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ استدلال
ساتھ اس حدیث کے نفس حدیث سے ہے یا اس اعتبار سے کہ بخاری اسکو باب المصافحہ مین
لائے ہین اگر نفس حدیث سے ہے تو یہہ استدلال صحیح نہین ہے کیونکہ کف کا دونون کفونمین

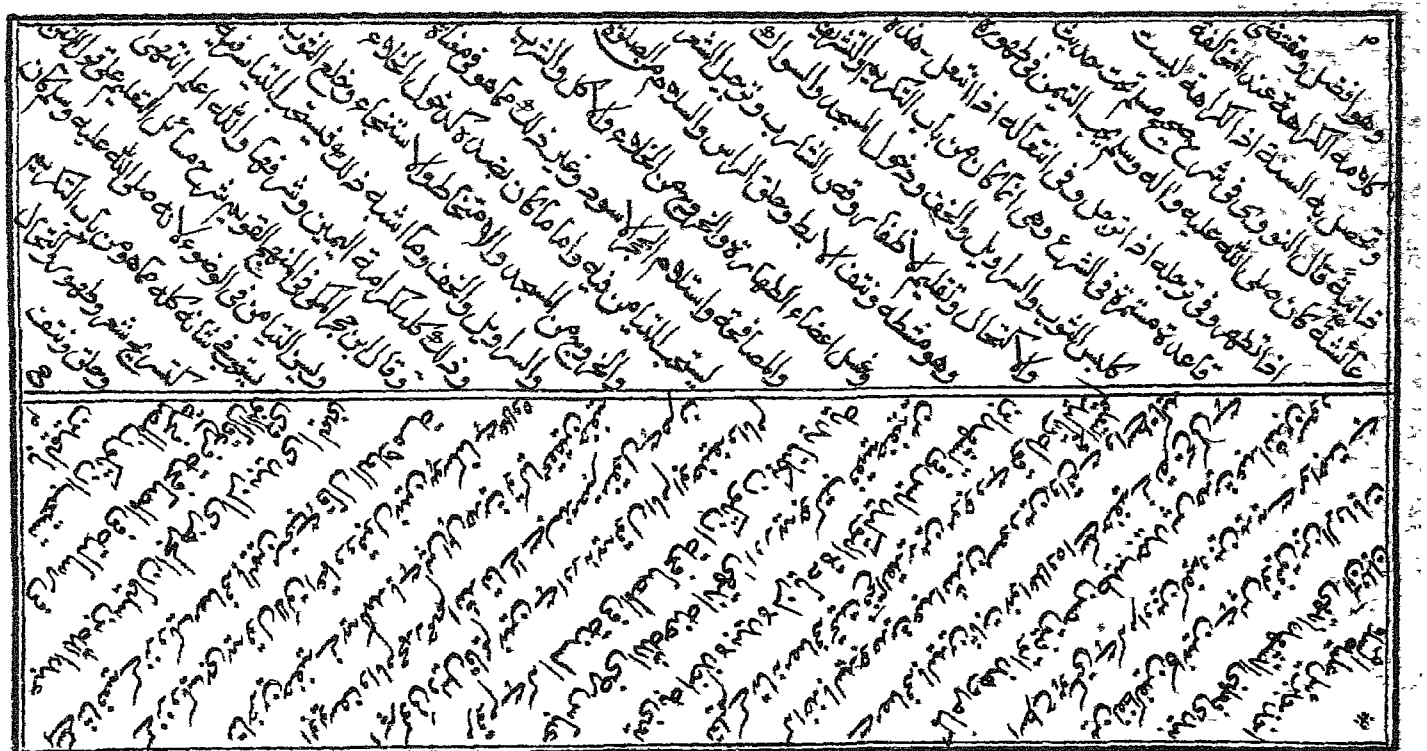

ه ابط وقص شارب ولبس نحو نعل وثوب وتقليم ظفر ومصافحة واخذ وعطاء ويكره ترك التيامن انتهى فقط

ہونا مستلزم مصافحہ کا نہین ہے اور نہ کوئی لفظ حدیث مین ایسا ہے جس سے یہہ ثابت ہو کہ یہہ
فعل عند الملاقات بعد التحیۃ واقع ہوا تا کہ قرینہ ہو مصافحہ پر ہو سکتا ہے کہ کون الکف بین الکفین
بغیر حصول مصافحہ کے ہو حافظ فتح مین لکھتے ہین یجوز وقوع الاخذ بالید من غیر حصول
المصافحۃ اور قسطلانی لکھتے ہین ولما کان الاخذ بالید یجوز ان یقع من غیر حصول
المصافحۃ افرده بهذا الباب انتهی اور موید اسکی ہے حدیث جابر کی قال کنا یوم الحدیبیۃ
الفاً واربع مائۃ فبایعناه وعمر اخذ بیده تحت الشجرۃ الحدیث یہہ اخذ بالید قطعاً
بغیر مصافحہ کے تہا اور بہی موید اسکی ہے حدیث جابر کی جو بیان بیعت عقبہ مین واقع ہے
قال کان العباس اخذاً بید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحدیث
اور بہی حدیث ابن عمر سے اسکی تقویت ہوتی ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم خرج ذات یوم فدخل المسجد وابو بکر وعمر احدهما عن یمینه والآخر
عن شماله وهو اخذ بایدیهما وقال هکذا نبعث یوم القیامۃ اور بہی روایت
سعد بن المعلی مین اخذ بالید ہے بغیر مصافحہ کے قال کنت اصلی فی المسجد فدعانی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلم اجبه فقلت یا رسول اللہ انی کنت
اصلی فقال الم یقل اللہ استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم ثم قال لی لاعلمنک
سورۃ هی اعظم السور فی القرآن قبل ان تخرج من المسجد ثم اخذ بیدی الحدیث
رواه البخاری قال فی الفتح قوله ثم اخذ بیدی زاد فی حدیث ابی هریرۃ یعنی
وانا اتباطا عمدا مخافۃ ان یبلغ الباب قبل ان ینقضی الحدیث انتهی اور بہی حدیث
ابن عمر مین اخذ بالید بغیر مصافحہ کے ہے روی ابو نعیم فی الدلائل من حدیث ابن
عمر اخذ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بید عمر فمر به علی المقام فقال له هذا مقام
ابراهیم الحدیث ذکره فی الفتح اگر کہا جاوے کہ اگرچہ لفظ مصافحہ حدیث عبد اللہ بن
مسعود مین واقع نہین ہوا ہے لیکن تعریف مصافحہ یعنی الصاق صفح الکف بالکف وقبل

علی الوجہ صادق آتی ہے جزاول کا صدق تو ظاہر ہے اور صدق جزثانی کا اسلئے ہے
کہ حالت تعلیم مین اقبال وجہ معلم علی وجہ المتعلم ضرور ہے خاصکر جبکہ کف متعلم کے درمیان دونون
کفون معلم کے ہو تو جواب اسکا یہہ ہے کہ اول تو صدق جزاول کا غیر مسلم ہے کیونکہ کف کا لفظ
اسمین مفرد واقع ہوا ہے اور تباور اوس سے الصاق صرف کف واحد ہے وقد مر بیانہ اور
بر تقدیر تسلیم صدق تعریف کہا جائیگا کہ غایت مافی الباب حدیث عبد اللہ بن مسعود سے اس
تقدیر پر یہہ ثابت ہوگا کہ مصافحہ بالیدین عند التعلیم مشروع ہے اور ہم اسبات کے قائل نہین
ہین کہ مصافحہ منحصر ہے مصافحہ ثنیتہ مین بلکہ مصافحہ چند مقام پر مشروع ہے ایک مصافحہ عند الملاقات
بعد الغیبۃ دوم مصافحہ عند التودیع سوم مصافحہ عند البیعت لیکن کلام یہان پر مصافحہ ثنیتہ مین
ہے اور اوسکا دو ہاتھہ سے ہونا ثابت نہوا اور اگر باوجود اختلاف حادثہ کے ایک کا دوسرے
پر حمل تجویز کیا جاوے تو مین کہتا ہون کہ وقت البیعۃ مصافحہ بالید الیمنی احادیث صحیحہ سے
صراحۃ ثابت ہے تو چاہیئے کہ احادیث مصافحہ ثنیتہ کو احادیث مصافحہ بیعت پر حمل کیا جاوے
بیان اسکا یہہ ہے کہ اس مقام پر دو امر ہین اوّل مصافحہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت بیعت
رجال دوم اوس مصافحہ کا ایک ہاتھہ سے ہونا بیان امر اول کا یہہ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا
سے مروی ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یمتحن من ھاجر الیہ
من المؤمنات بھذہ الآیۃ بقول اللہ تعالٰی یا ایھا النبی اذا جاءک المؤمنات
یبایعنک الی غفور رحیم قال عروۃ قال عایشہ فمن اقر بھذا الشرط من المؤمنات
قال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد بایعتک کلاما ولا واللہ ما مست
یدہ ید امراۃ قط فی المبایعۃ ما یبایعھن الا بقولہ قد بایعتک علی ذلک ھذا لفظ
البخاری قال الحافظ فی الفتح قولہ قد بایعتک کلاما ای یقول ذلک کلاما
فقط لا مصافحۃ بالید کما جرت العادۃ بمصافحۃ الرجال عند المبایعۃ وقال
الامام احمد حدثنا عبد الرحمن بن مھدی حدثنا سفیان عن محمد بن المنکدر عن امیمۃ

بنت رقیقة قالت اتیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی نساءٍ لنبایعہ فاخذ علینا
ما فی القرآن ان لا نشرک باللہ شیئا الآیہ وقال فی ما استطعتن واطقتن قلنا
اللہ ورسولہ ارحم بنا من انفسنا قلنا یا رسول اللہ الا تصافحنا قال انی لا
اصافح النساء انما قولی لامراۃ واحدۃ قولی لمائۃ امراۃ ھذا اسناد صحیح وقد
رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ من حدیث سفیان بن عیینۃ والنسائی
ایضاً من حدیث الثوری ومالک بن انس کلھم عن محمد بن المنکدر بہ وقال الترمذی
حسن صحیح لا نعرفہ الا من حدیث محمد بن المنکدر وقد رواہ احمد ایضاً من حدیث
محمد بن اسحٰق عن محمد بن المنکدر عن امیمۃ بہ وزاد ولم یصافح منا امراۃ وکذا
رواہ ابن جریر من طریق موسیٰ بن عقبۃ عن محمد بن المنکدر ورواہ ابن ابی
حاتم من حدیث ابی جعفر الرازی عن محمد بن المنکدر حدثتنی امیمۃ بنت رقیقۃ
وکانت اخت خدیجۃ خالۃ فاطمۃ من فیھا الی فی فذکرہ کذا ذکرہ الحافظ ابن
کثیر فی تفسیرہ قال الحافظ فی الفتح وقد اخرج اسحٰق بن راھویہ بسند حسن
عن اسماء بنت یزید مرفوعاً انی لا اصافح النساء انتھی اور مجمع الزوائد میں مرقوم ہے
وعن اسماء بنت یزید قالت انا من النسوۃ التی اخذ علیھن النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم قالت وکنت جاریۃ ناھدۃ جرءۃ علی مسئلۃ فقلت یا رسول اللہ
ابسط یدک حتی اصافحک قال انی لا اصافح النساء ولکن آخذ علیھن ما اخذ اللہ
علیھن فذکر الحدیث رواہ الطبرانی وفیہ ابراھیم بن الحکم بن ابان وھو متروک
انتھی کہتا ہوں میں کہ احتجاج ساتھ روایت اسحٰق بن راہویہ کے ہے کہ سند اوسکی حسن ہے
نہ ساتھ روایت طبرانی کے کہ اوسمیں متروک واقع ہے اور بیان امرتسانی کا یہ ہے عن ابی
شمامۃ المھری قال حضرنا عمرو بن العاص وھو فی سیاقۃ الموت یبکی طویلاً وحول
وجھہ الی الجدار فجعل ابنہ یقول یا ابتاہ اما بشرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بکذا اما بشرك رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بكذا قال فاقبل بوجهه
وقال ان افضل ما نعد شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله انى
قد كنت على اطباق ثلث لقد رأيتنى وما احد اشد بغضا لرسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم منى ولا احب الى ان اكون قد استمكنت منه فقتلته ولو مت على
تلك الحال لكنت من اهل النار فلما جعل الله الاسلام فى قلبى اتيت النبى صلى الله
عليه وآله وسلم فقلت ابسط يمينك فلابايعك فبسط يمينه قال فقبضت يدى
قال مالك يا عمرو قال قلت اردت ان اشترط قال تشترط بماذا قلت ان يغفر
لى قال اما علمت يا عمرو ان الاسلام يهدم ما كان قبله وان الهجرة تهدم
ما كان قبلها وان الحج يهدم ما كان قبله الحديث رواه مسلم وعن جرير قال
اتيت النبى صلى الله عليه وآله وسلم وهو يبايع فقلت يا رسول الله ابسط
يدك حتى ابايعك واشترط على فانت اعلم قال ابايعك على ان تعبد الله و
تقيم الصلوة وتؤدى الزكوة وتناصح المسلمين وتفارق المشركين رواه النسائى
مراد اس حديث مين يد سے يمنى ہے جيسا كه شراح نے تصريح كى ہے اور قرينه اسپر حديث عمرو
بن عاص كى ہے وعن عثمان هو ابن موهب قال جاء رجل من اهل مصر وحج البيت
فراى قوما جلوسا فقال من هولاء القوم قال هولاء قريش قال فمن الشيخ فيهم
قالوا عبد الله بن عمر قال يا ابن عمر انى سائلك عن شئ فحدثنى عنه وفيه قول
ابن عمر واما تغيبه عن بيعة الرضوان فلو كان احد اعز ببطن مكة من عثمان
لبعثه مكانه فبعث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عثمان وكانت
بيعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان الى مكة فقال رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم بيده اليمنى هذه يد عثمان فضرب بها على يده فقال هذه لعثمان
فقال له ابن عمر اذهب الان معك رواه البخارى والترمذى وقال هذا حديث

حسن صحیح وعن انس قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ببیعۃ الرضوان
کان عثمان رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی مکۃ فبایع الناس
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان عثمان فی حاجۃ اللہ وحاجۃ
رسولہ فضرب باحدی یدیہ علی الاخری فکانت ید رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لعثمان خیرا من ایدیھم لانفسھم رواہ الترمذی وقال
ھذا حدیث حسن صحیح والبیھقی وعن ایاس بن سلمۃ عن ابیہ قال بینما نحن قائلون
اذ نادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایھا الناس البیعۃ
البیعۃ نزل روح القدس قال فقمنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وھو تحت شجرۃ السمرۃ فبایعناہ فذلک قول اللہ تعالٰی لقد رضی اللہ عن المومنین
اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فبایع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعثمان باحدی یدیہ
علی الاخری رواہ ابن ابی حاتم کذا فی تفسیر ابن کثیر اور اگر استدلال اس اعتبار سے
ہے کہ بخاری اس حدیث کو باب المصافحہ میں لائے ہیں تو اوسمیں کلام ہے بجہۃ وجوہ اول یہ
کہ فہم بخاری کا حجت شرعیہ نہیں ہوسکتا ہے دوم یہ کہ بخاری اوسمیں خود متردد معلوم
ہوتے ہیں اسلئے کہ اس حدیث کو باب الاخذ بالیدین میں بھی لائے ہیں اور اسی طرف اوسکا
رجحان معلوم ہوتا ہے کیونکہ باب المصافحہ میں تو تعلیقاً لائے ہیں اور باب الاخذ بالیدین
موصولاً سوم یہ کہ اگر فہم بخاری حجت ہو تو بخاری تو باب المصافحہ میں حدیث عبداللہ بن
ہشام قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھو اخذ بید عمر بن الخطاب کو
بھی لائے ہیں اور اس سے بنا رأی علی ہذا ایک ہاتھ سے مصافحہ ثابت ہوتا ہے بلکہ استدلال
ساتھ اس حدیث کے ایک ہاتھ سے مصافحہ پر اولی ہے بہ نسبت استدلال کے ساتھ حدیث
عبداللہ بن مسعود کے دو ہاتھ کے مصافحہ پر کیونکہ اس حدیث کو باب مصافحہ میں موصولاً لائے
ہیں اور حدیث عبداللہ بن مسعود کو باب المصافحہ میں تعلیقاً اور باب الاخذ بالیدین میں موصولاً

علاوہ اسکے حدیث عبداللہ بن مسعود سے صرف اسیقدر ثابت ہوتا ہے کہ احد المصافحین کے
جانب سے اخذ بالکفین چاہیے نہ یہ کہ ہر دو مصافحین کی جانب سے اخذ بالکفین ہو اور دعوی
مستدل ثانی ہے نہ اول پس جو ثابت ہوا وہ دعوی نہین ہے اور جو دعوی ہے وہ پایۂ ثبوت
کو نہ پہونچا فہم شبہ دوم صحیح بخاری مین ہے وصافح حماد بن زید بن المبارک بیدیہ
جواب اسکا بچند وجوہ ہے اول یہ کہ جو شخص استدلال کرتا ہے اس فعل کے ساتھ اوسکے
ذمہ پر ہے بیان اوسکی سند کا اور توثیق رجال کے وہ وہ نہ خرط القتاد دوم یہ کہ
بر تقدیر ثبوت اس اثر کے فعل حماد بن المبارک حجت شرعیہ نہین ہوسکتا ہے سوم معارض
اسکی ہین احادیث مرفوعہ جو باب اول مین مرقوم ہوئین کہ بعض اونکی صحیح ہین اور بعض حسن
اور بعض ضعیف جو تقویت و تائید کے لئے کافی ہین چہارم معارض اسکا ہے اثر عباس
علی رضی اللہ عنہما جو بخاری سے باب دوم مین مرقوم ہوا پنجم معارض اسکا ہے قول عبدالرحمن
بن یزید النخعی التابعی من تمام النعمۃ الاخذ بالیدین جو ترمذی نے نقل کیا ہے اور بخاری نے
اسکو محفوظ سمجھا ہے کتاب ہدایۃ السائل کے صفحہ ۱۰۴ مین سوال چہلم کو اس عبارت سے قایم
کرکے جواب لکھا ہے کہ مصافحہ دونون ہاتھ سے مشروع ہے یا ایک ہاتھ سے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے یا کسی صحابی سے آیا ہے کہ دونون ہاتھ سے مصافحہ کیا ہے یا نہین فقط
پھر اوسکا جواب لکھا ہے لغت و حدیث سے اور یہ بات ثابت کی ہے کہ سنیت مصافحہ کی
ایکہی ہاتھ سے ہے یہ لفظ بخاری کا کہ باب الاخذ بالیدین باعلی صوت منادی ہے
کہ مراد اوس سے مصافحہ نہین ہے کوئی اور حالت ہے چنانچہ اسلئے یہ فعل جناب نبوت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بطور تعلیم تشہد کے واقع ہوا نہ وقت مصافحہ تحیت کے اس تقریر سے
مطابقت روایات کی ترجمۃ الباب سے حاصل ہوگئی گویا اثر حماد کو بخاری بغرض رد کے
لائے ہین کہ کوئی شخص اخذ بالیدین کو مصافحہ ہر دو دست نہ سمجھے اللہ تعالے جناب بخاری
پر رحمت کاملہ نازل فرمائے اونکی نظر کسقدر دقیق اونکا علم کسقدر کثیر ہے اسی وجہ سے اونہون نے

حدیث انس رضی اللہ عنہ کو باب ماقبل مین بطریق تعلیق کے وارد کیا ہے علامہ شافعیہ نے تصریح کی ہے ساتھ اس امر کے کہ مصافحہ دست راست سے کرنا مستحب ہے حاصل یہ ہوا کہ بمقتضائے سنت وسنت صحیحہ مصافحہ ید یمنی سے چاہئے نہ ید یسری سے اور نہ دونون ہاتھ سے بلکہ فقط ایک ہاتھ سے مصافحہ بالیدین کیواسطے کوئی سند سوائے اثر حماد کے موجود نہین ہے سو وہ اثر خلاف اقتضائے کلام اہل لغت وظاہر حدیث ہے اسلئے محمود نہین صاحب مختار و دیگر ائمہ حنفیہ رحمہم اللہ تعالے نے جو تصریح سنیت مصافحہ کی دونون ہاتھ سے کی ہے کسی دلیل مرفوع صریح اور نص صحیح پر مبنی نہین ہے سنیت کا ثبوت جب ہوگا کہ کوئی حدیث صحیح یا حسن پائی جائیگی آثار سلف اس باب مین فرضاً اگر بایہ ثبوت کو بھی پہونچین تب بھی بے اثر ہین لان قول یا فعل بنوت سے اگر مصافحہ بہر دو دست صراحۃً ثابت ہوتا تو ضرور تھا کہ صحابہ کسی نہ کسی روایت مین اوسکو نقل کرتے اونہون نے تو روایات سنن مین مطلقاً ذکر مصافحہ کا نقل فرمایا ہے یا فقط ذکر ید کا کیا ہے جس سے لغۃً یا شرعاً ایک ہی ہاتھ سمجھا جاتا ہے جو لوگ مصافحہ بالیدین کہتے ہین الحمد للہ اونکے ہاتھ مین کچھ نہین ہے انتہی حاصلہ مع شیٔ من زیادۃ واللہ اعلم بالصواب واخر دعوانا ان الحمد للہ غافر ذنوب المصافحین والصلوۃ والسلام علی خیر من اخذ بالید عند التحیۃ من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وعلی آلہ وصحبہ الذین کانوا یصافحون عند اللقاء واذا قدموا من سفر کانوا من المتعانقین فقط

غزل مولف کتاب سلمہ الوہاب

کیجے بہم ہمیشہ بکثرت مصافحہ	ہے باعث وفور محبت مصافحہ
دو ہاتھ سے مصافحہ کرنا ہے بے سند	کرتے تھے ایک ہاتھ سے حضرت مصافحہ
آپسمین جب کسی سے ملو تم ملاؤ ہاتھ	پیغمبر خدا کی ہے سنت مصافحہ

وقت مصافحہ جو دعا چاہیے وہ مانگ ۔۔۔ ہے موجب اجابت دعوت مصافحہ
جھڑتے ہین یون گناہ کہ جیسے خزان مین برگ ۔۔۔ ہے مومنون کے واسطے رحمت مصافحہ
اللہ کیطرف سے تمہین اے مصافحین ۔۔۔ دیتا ہے مغفرت کی بشارت مصافحہ
کیسی ہنسی خوشی سے کیا کرتے تھے بہم ۔۔۔ اصحاب پاک فخر نبوت مصافحہ
پڑھیے درود مانگیے بخشش کی بھی دعا ۔۔۔ کیجے بخندہ روئی روز جنت مصافحہ
تیرا خدا نے چاہا تو روز جزا جمیل ۔۔۔ ہوگا دلیل جاہ و جنت مصافحہ

خاتمہ کتاب از مولوی سید الباقی صاحب سیوانی جلد اللہ تعالے

حمد کے لایق خداوند کریم ہی جسنے ہمکو صراط مستقیم پر چلایا اور ہر دور کے راستوون سے بچایا اور صلوٰۃ و سلام نوالہ نعت کے سزاوار رسول رؤف و رحیم ہی جسنے ہمکو اپنے خاص اتباع پر مامور فرمایا اور اپنی رحمت کاملہ سے امید وار شفاعت ٹھیرایا اور نماز بعصیان کسیکے درگزر و کہ دار دچنین سعید پیشہ و صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بعد اسکے الحدیث خوشیان کرین متبعین سنت عید منائین کہ اندنون یہہ رسالہ ہدایت کا مقالہ سراسر منفعت ہمہ تن فائدہ موسوم بہ بسط المائدہ للمصافحہ بالید الواحدہ مولفہ عقیدتکیش کتاب و سنت خیراندیش ارباب ملت عزیز باتمیز مورد مراحم سید جمیل احمد حفظہ اللہ عن شر اہل الحسد مطبع مقبول انام مفید عام اکبرآباد مین بحسن اہتمام برگزیدہ یزدان محمد خان صاحب دنی سلمہ اللہ المنان طبع ہو مطبوع جہان و مشہور روان ہوا ۔ للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ۔ آخر آمد پس پردہ تقدیر پدید ۔ واقعی یہہ رسالہ اپنی صفت مین بمثال ہی اسکی تعریف مین زبان ناطقہ لال ہی مولف نے احادیث مرفوعہ و آثار صحیحہ سے مصافحہ بید واحد بخوبی پایۂ ثبوت کو پہونچایا مصافحہ بالیدین کو غیر مسنون و لا اصل لہ بتایا حق تو یہہ ہی کہ اس رسالہ خاص مین ایسا جامع رسالہ دیکھا سنا نہین اگر اسکو مولف کا حصہ خاص تصور کرون تو بیجا نہین خدا بتعالے جمیل کو جزا جمیل عطا کرے پڑھنے سننے والونکو منفعت جزیل بخشے آمین ۔ قطعہ تاریخ منہ سلمہ اللہ تعالے

ناطق ہے یہہ رسالہ کہ صرف ایک ہاتھ سے ۔۔۔ ثابت ہے حسب فعل محمد مصافحہ
تاریخ طبع بے سر اندیشہ یہہ کہو ۔۔۔ اک ہاتھ سے ہے سنت احمد مصافحہ

۱۳۱۳ھ

YYTION

ب۲۱۵ ۲۹۷۱۲

This book was taken from the Library on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time.

URDU STANDARD